فتوی نمبر:AB003

تاریخ:1جنوری2020

بسمِ اللہ نَحمَدُہٗ و نُصَلّیوَ نُسَلِّمُ عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیمِ

دار الافتاء فیضان شریعت

الکریم گارڈن مارکیٹ، فیز1، نزد مناواں پولیس ٹریننگ سنٹر بالمقابل سوترمل اسٹاپ لاہور، پاکستان

Gmail:azharmadani85@gmail.comContact: +923214061265

کیافرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ نماز کے دوران جیب سے رومال نکال کرچندبارناک صاف کرناکیساہے؟کیااس سے نمازٹوٹ جائے گی؟کیامسجد کو آلودگی سے بچانے کیلئے دوران نمازمنہ پرماکس پہن سکتے ہیں؟اوراگراس شخص کو اس مسئلے کاعلم نہ ہوتوشرعاًکیاحکم ہے؟بینواوتوجروا سائل:محمد نعیم اللہ صدیقی،سرگودھا،پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سائل کایہ کہناکہ "جیب سے چندباررمال نکال کرناک صاف کرنا"اس سے ظاہر ہورہاہے کہ نمازی نے رمال جیب سے نکال کرناک صاف کیااوردوبارہ جیب میں ڈال لیااوریہی عمل چندباردوہرایااس سے دورسے دیکھنے والے شخص کوغالب گمان یہی ہوگاکہ یہ نماز میں نہیں بلکہ ابھی نمازکی تیاری کررہاہے تویہ عملِ کثیرہے اور عمل کثیر اگرچہ ایک ہی بارہوبالاتفاق نمازتوڑدیتاہے لہذاصورت مسئولہ میں نمازٹوٹ گئی۔اور مسجد کو آلودگی سے بچانے کیلئے نیچے کپڑابچھاکر نمازاداکرلی جائے،یاچادروغیرہ گھماکراس طرح اوڑھ لے کہ جس سے منہ یاناک نہ چھپے تاکہ بوقت ضرورت عملِ قلیل کے ذریعے اس سے ناک وغیرہ صاف کرلے۔دوران نمازمنہ پرماکس نہیں پہن سکتے کہ منہ اورناک یاان دونوں میں سے کسی کو چھپاکر نمازپڑھنامکروہ تحریمی وگناہ ہے۔اوراحکام شرعیہ میں نہ جاننے کاعذرہرگز قابل قبول نہیں کہ ہر مسلمان پران مسائل کاسیکھنالازم ہے۔اب اسکی تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

عمل کثیرکسے کہتے ہیں اس میں اختلاف ہے۔ صحیح قول یہ ہے کہ نمازی کادوران نمازایساعمل کرناجسے دورسے دیکھنے والاشخص یہ سمجھے کہ یہ نمازمیں نہیں ہے اوروہ عمل نہ نمازکے افعال سے ہواورنہ ہی نمازکی اصلاح کیلئے۔

علامہ علاؤالدین حصکفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ(متوفی1088ھ)فقہ حنفی کی مشہورومعتمد کتاب درمختارمیں فرماتے ہیں:

"(و)یفسدھا(کل عمل کثیر)لیس من اعمالھاولالاصلاحھا،وفیہ اقوال خمسۃ،اصحھا(مالایشک)بسببہ(الناظر)من بعید(فی فاعلہ انہ لیس فیھا)وان شک انہ فیھاام لافقلیل"یعنی عمل کثیر کہ نہ اعمالِ نمازسے ہونہ نمازکی اصلاح کیلئے کیاگیاہو،نمازفاسدکردیتاہے،عملِ قلیل مفسد نہیں۔جس کام کے کرنے والے کودورسے دیکھ کراس کے نمازمیں نہ ہونے کاشک نہ رہے بلکہ گمان غالب ہوکہ نمازمیں نہیں تووہ عملِ کثیرہے اوراگردورسے دیکھنے والے کوشبہ وشک ہوکہ نمازمیں ہے یانہیں،توعملِ قلیل ہے۔

(درمختارمع ردالمحتار،جلد2،کتاب الصلاۃ،باب مایفسدالصلوۃ ومایکرہ فیھاصفحہ464،465 مطبوعہ،لاہور)

مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد وقارالدین قادری رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسی طرح کے سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:

لہذا صورت مسئولہ میں جیب سے رمال نکالنا اور پھر جیب میں ڈالنا اگرچہ ایک ہی مرتبہ ہو ایسا عمل ہے کہ جسے دور سے دیکھنے والا اسے نمازی کا فعل قرار نہیں دے گا تو اس کی نماز ٹوٹ گئی۔ اور احکام شرعیہ میں نہ جاننے کا عذر قابل قبول نہیں ہے بلکہ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ عبادات کی صحت کا خیال رکھے، ان کے مسائل سیکھے اور عبادت درست طریقہ پر کرے۔

(وقار الفتاوی، جلد،2، کتاب الصلاۃ، صفحہ 72، بزم وقار الدین: کراچی)

صدرالشریعہ بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: "نماز میں ناک سے پانی بہا اس کو پونچھ لینا، زمین پر گرنے سے بہتر ہے اور اگر مسجد میں ہے تو ضرور ہے"۔

(بہار شریعت، کتاب الصلاۃ، مکروہات کا بیان، جلد 1، حصہ،3، صفحہ 631، مکتبۃ المدینہ: کراچی)

ابوداؤد شریف میں حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا:

"ان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نہی عن السدل فی الصلاۃ، و ان یغطی الرجل فاہ"

بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز میں سدل سے منع فرمایا ہے، اور اس سے بھی کہ کوئی شخص منہ ڈھانپ کر نماز پڑھے۔

(ابوداؤد شریف، جلد 1، صفحہ 104، 103، باب ماجاء فی السدل فی الصلاۃ، حدیث 643 مطبوعہ: لاہور)

" قال الإمام محمد الشيباني عن أبي حنيفة عن حماد عن إبراهيم لا بأس بأن يغطي الرجل رأسه في الصلاة ما لم يغط فاه ويكره أن يغطي فاه، قال محمد: وبه نأخذ ونكره أيضًا أن يغطي أنفه وهو قول أبي حنيفة رحمه الله، قال أبو الوفا الأفغاني: أخرج الإمام أبو يوسف في آثاره عن أبي حنيفة عن حماد عن إبراهيم أنه كان يكره أن يغطي الرجل فاه وهو في الصلاة"

ترجمہ: امام حماد نے فرمایا کہ "نماز میں اپنے سر کو ڈھانپنے میں کچھ حرج نہیں البتہ منہ نہ چھپائے کہ منہ چھپانا مکروہ ہے۔ امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ہم اسی کو لیتے ہیں اور ہم ناک چھپانے کو بھی مکروہ سمجھتے ہیں اور امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔ اور ابو الوفاء افغانی نے فرمایا کہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے آثار میں امام ابو حنیفہ سے انہوں نے حماد اور انہوں نے ابراہیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کیا کہ مرد کا بحالت نماز اپنے منہ کو چھپانا مکروہ ہے۔

(کتاب الآثار مع حاشیۃ: جلد 1، صفحہ 416، 415، باب القہقہۃ فی الصلاۃ وما یکرہ فیہا، ط: المجلس العلمي، غجرات)

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتاوی شامی میں فرماتے ہیں:

"(والتلثم) وهو تغطية الانف والفم فی الصلاة۔۔۔۔ انها تحريمية" ترجمہ: تلثم یعنی منہ اور ناک نماز میں چھپانا مکروہ تحریمی ہے۔

(ردالمحتار، جلد 2، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، صفحہ 511، مطبوعہ، لاہور)

صدرالشریعہ بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی نماز کے مکروہات تحریمہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"یونہی ناک اور منہ کو چھپانا،، (بہار شریعت، جلد1، حصہ3، مکروہات کا بیان، صفحہ626، مکتبۃ المدینہ: کراچی)

واللہ تعالی اعلم و علمہ جل مجدہ أتم و أحکم

کتبہ: ابو حمزہ محمد آصف مدنی غفرلہ المولیٰ القدیر

5جمادی الاولیٰ 1441ھ 1جنوری 2020

الجواب صحیح

أبو أطهر محمد أظهر العطاري المدني عفی عنه الباري

دار الافتاء فیضانِ شریعت

المفتی

ابو اطہر محمد اظہر عطاری المدنی